قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوحٰی اِلَیَّ

تضمین معجز آئین

یعنی

موج کوثر

در نعت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

مصنفہ جرعہ کش جام عرفان و توحید مست بادۂ ایقان و تفرید ناصر الاسلام مولٰنا مولوی
محمد شفیع صاحب ناصر رامپوری بر قصیدۂ حسان الہند مولٰنا مولوی احمد حسن صاحب
شوکت مدیر و مالک شحنۂ ہند میرٹھ سلمہم اللہ تعالٰی حسب الارشاد جناب مولٰنا بالفضل
اولٰنا مولوی محمد حمید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ مطلع العلوم میرٹھ

در مطبع شوکت المطابع شحنۂ ہند باہتمام کارپردازان طبع شد

مقام میرٹھ

سنہ ۱۳۱۱ ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا اللہ تعالیٰ وثانیًا وبعناء الثناء ثانیا ومصلیًا

پست فطرت مولودیون کو مولوی غلام امام شہید کے مولود پر بہت کچھ ناز تھا۔ مجالس میلاد مین وجد پر وجد طاری ہوتے تھے دھڑا دھڑ سینہ کوبیان ہوتی تھین۔ اعجاز ہی اعجاز۔ کرامات ہی کرامات کا غلغلہ مچتا تھا۔ حالانکہ اُسمین نرا پوست ہی پوست ہے مغز ندارد احباب کے ایک خاص جلسہ مین برادر مکرم و معظم مجدد شعرائے زمن اُستادنا حضرت حسان الہند مولنا احمد حسن جناب شوکت اللہ القہار مالک شحنۂ ہند میرٹھ ادام اللہ شوارق فیوضہم بازغۃ کے سامنے چند پست نگاہون نے ایسا ہی تذکرہ کیا۔ اور دعوی سے کہا کہ اب شہید مرحوم کے رنگ مین کسیکا کیا مُنھ ہی جو قلم اُٹھا سکے۔ مولنا محتشم الیہ نے گھڑی سامنے رکھکر قلم اُٹھایا اور ایک گھنٹے کے عرصے مین چالیس شعر اُسی زمین اور اُسی بحر ہزج مثمن مضاعف مین بے تکلف لکھ ڈالے۔ صرف اتنا فرق ہی کہ یہہ قصیدہ خالص نعت اور توحید و سنت مین ڈوبا ہوا ہی اور شہید مرحوم کا کلام محض مولود پرستی مین جکڑا ہوا ہی۔ پس بندۂ مستہام ناصر الاسلام محمد شفیع ناصر امپوریکو (جو مولنا شوکت کے آفتاب فیضان کا ایک ذرہ ہی) خیال آیا کہ اس قصیدہ کو خمسہ بناؤن۔ دفعتہً فیضان الٰہی اور برکت اتباع سنت و توحید جوش زن ہوئی۔ ارمان دل بر آیا

اللہ اللہ مین خود حیران ہون کہ فیضان لم یزل نے میرے خزینۂ دماغ کے کونے گوشے مین یہ نعمت بطور ودیعت رکھی تھی ۵ شوق دل جذب ارادت اور تیر اشک در جبہہ طاعت مین ہر ہر سجدہ رقصان چاہیے ۔ اگرچہ میدان نعت بہت وسیع ہی عصاے چوب خشک قلم سے جسکا طی ہونا محال ہی۔ بشر کی زبان اور خیر البشر کی نعت کا پورا بیان کیا مجال ہی مگر پرکاہ جہانتک قوت ہوتی ہی کوہ پر اڑتا ہی اور جذب کامل ہو تو تنکا کہ تنکا کو اپنا زینہ بناتا ہی۔ لہذا العون عنایت آلہی و ببرکت اتباع سنت و سلوک قہرمان توحید دعوی کے ساتھ علی رؤس الاذن والاشہاد کہا جاتا ہی کہ بس اس سے آگے خدا کا نام ہی جسکو تا ابد قیام ہی والسلام علی من اتبع الہدی والصلوۃ علی محمد ن المصطفی و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔ چونکہ اس خمسہ مین دریاے فیضان آلہی جوشزن ہوا ہے لہذا موج کوثر نام رکھا گیا جو ساقی کوثر صلعم کی نعت سے مناسبت تام رکھتا ہی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موج کوثر در نعت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

اے ساقیا اے جان من ہے نکہت افزا پھر سمن کلفت ربا پھر نسترن پھر فکر ہمدوش سخن

پھر نخل بنتے ہین د وطن پھر سبزۂ صحرا کی پھبن پھر گل کے کھلنے کا چلن پھر داغ حسرت مین جلن

پھر گل سے بلبل کی لگن پھر صحن گلشن ہے ختن پھر نور ہے پرتو فگن پھر متحد سرّ و علن

بدلا ہے پھر دور زمن عالم ہوا رشک چمن نور سحر ہے خندہ زن ہے گل کا چاک پیرہن

ہین بند ابواب فتن خورسند ارباب محن سجدہ مین ہے ہر ما و من وقف سپاس ذو المنن

گلزار جنت ہے چمن ہین عندلیبین نغمہ زن گلشن بنا ایک ایک بن ہے گل فشان و زمین سرشار ہین اہل سخن

ہین طوطیان شکر شکن ہر نخل ہے منصور فن ہر سرو آنا الاغیر زن منقار بلبل شرک کن

وقف لطافت روح و تن صرف نظافت ما و من دیکھے جو سنبل کی شکن زنار توڑے برہمن

کوس ظفر بجتے ہین قرن ہر گل نے بدلی ہے پھبن گل ہے چمن مین ضو فگن یا کوئی شمع اندر لگن

ہے سرو قمری کا وطن جنت ہے تار نارون وان بلبلین ہین نغمہ زن جس جا پہ تھی زاغ و زغن

ہر چشم بیمارِ چمن ہر جان گنہگارِ چمن ہر دل کو آزارِ چمن سب عاشقِ زارِ چمن

جاری ہیں انہارِ چمن خنداں ہیں ازہارِ چمن نازاں ہیں اشجارِ چمن رخشاں ہیں انوارِ چمن

عالم طلبگارِ چمن نورِ خدا نارِ چمن ہے رشکِ گل خارِ چمن ہر خار فخارِ چمن

ہے گرم بازارِ چمن جنت خریدارِ چمن نکہت ہوادارِ چمن زینت پرستارِ چمن

بادِ صبا یارِ چمن رونق پہ ہے کارِ چمن ہے ابر دستارِ چمن چوں گل بفرقِ ما و من

ہر اوج پر نیک اختری گلشن خزاں سے ہے بری ہر گل میں ہے صنعت گری یا نورِ مہرِ خاوری

یا شورِ سحرِ سامری ہر نخل محوِ خودسری سنبل کا رنگِ اخضری یا سبز ہے کوئی پری

وہ شورشِ کبکِ دری وہ ماہ کی ضوگستری قمری کی وہ نام آوری طوطی کی وہ شکر زری

شمشاد کو بالاتری ہے سرو کو بھی سروری فیضانِ ابرِ آذری وقفِ گلستاں پروری

نقاشِ قدرت نے بھری ہر گل میں کیسی دلبری بازی گری گہہ وزری تہ کر رکھی چرخِ کہن

شب جلوہ ریزِ طور ہے ظلماتِ غم مستور ہے واصل ہر اک مہجور ہے ساقی بھی خود مخمور ہے

ہر زخمِ دل انگور ہے ہر سبزہ زلفِ حور ہے فوجِ طرب منصور ہے ہر سمت شورا شور ہے

خاکِ زمیں بلور ہے مسجد چمن کا نور ہے بینا کن ہر کور ہے رندوں میں یہ مشہور ہے

جامِ طرب بھرپور ہے رنج و الم کافور ہے ہر دل خوشی سے چور ہے غم کا بھی شیشہ چور ہے

پیر و جواں مسرور ہے دل جلوہ گاہِ طور ہے پر لن ترانی دور ہے یاں حکم ہے حرفِ الم ولن

ہے دختِ رز کی آرزو ہے بزمِ مے کی جستجو ہے دور مین جام و سبو صوفی ہے مستِ جام ہو

ہے جوشِ زن لاتقنطوا چرچا یہی ہے کو بکو نکلا ہے وہ پاکیزہ خو جسکی کہ زلف مشکبو

ہے جلوۂ حق ہو بہو آبِ بقا خُلق نکو اے زاہد کوشِ ترش رو باہر نکلکر دیکھ تو

ہیں لالہ و گل دو بدو ہیں بادۂ و گُل روبرو پھیلا ہے سبزہ ہو بہو سامانِ عشرت کو بکو

زاہد سے گُل کی گفتگو منظور اگر ہو آبرو کر حوضِ کوثر مین وضو پی ساغرِ غفلت شکن

اے گلعذارِ شوخ و سنگ اے غارتِ ناموس و ننگ اے رونقِ رود و مچنگ اے آفتِ شیخ و ملنگ

اے آتشِ حسنِ فرنگ اے دلبرِ ریب و رنگ اے آبِ ترسایان گنگ ابرو کمان غمزہ خدنگ

فتنہ کا طرز آفت کا ڈھنگ اے ساقی آغوش تنگ کرتا ہے کیون مستون کو تنگ کرتا ہے کیون حسرت سے جنگ

ہے عارضِ گل پر یہ رنگ زاہد ہو جسکو دیکھ دنگ ہے سر مین فرحت کی ترنگ ہر دل مین عشرت کی امنگ

دل سے مٹا کلفت کا زنگ ہے عیش کا ہر سمت ڈھنگ ہے شام سے تا روم و زنگ او چین سے لی تا ختن

بگڑا مزاجِ باغبان بادِ بہاری ہے وزان گل کی عماری ہے روان یا حسن کا اک کاروان

وہ جانِ جانِ انس و جان وہ آب و رنگِ قدسیان ہے نازنین دامن کشان چلتا ہے وہ سرو روان

یا رحمتِ حق سے ہے وان وہ غازۂ روے جان آوازۂ حسنِ نہان آیا ہے سوے بوستان

آنکھون مین پھولی زعفران ہر دل ہے جنت کا مکان بھڑکا ہے حسنِ گلستان ہے ابر گلشن پر عیان

یا آتشِ گل کا دھوان ہر دل برنگِ آسمان وجد آشنا شادی کنان مائل ہوا سنج و محن

آثار رحمت ہین عیان دیوار و در سے بیگمان
رضوان سے کہدو آئے یان کہ بند ابواب جنان

گلزار ہے خلد عیان وا ہو گیا سر نہان
ہے دیر بیت شہ راذان ہین برہمن تسبیح خوان

ہے سبزہ زار اور طائران ہین نو بہار او رعاشقان
ہی شاخ سرو او قمریان ہے فصل گل او ربلبلان

ہے لالہ زار او رگلستان ہے مرغزار اور آہوان
جیسا پہ تھی یکرنگ وان وان سبزہ ہی ہر سو چمان

جیسا پہ تھا رنگ خزان وان ہی بہار جاودان
جو خلد کا ڈہونڈھے نشان وہ دیکھ لی آکر یہین

ہر زخم دل ہی مندمل روشن ہوئیہ آب و گل
ہی ماہ جن سے منفعل خورشید تابان ہی خجل

ہے ابر رحمت پر بدل اور پائے توبہ کا مزل
ہی دور مین صہبائے حل ہو کون رندون کا مخل

پیتے ہین مل آپس مین مل بیکیون ہو ساقی مقبل اللہ
مستان عرفان کا مضل بارگینہ کا محتمل

ہی عیش کا ہر سر پہ ظل نشئے سے پر ہو جان و دل
کلفت کی چہائی پر ہی سل رنج و الم ہین مضمحل

ایک ایک کم متصل ایک ایک کم منفصل
ہی متحد بی غش و غل گم ہی دوئی کا بان چلن

توحید کے نقشے جمے تفرید کے قلزم چڑھے
تقلید کے پرزے اڑے تنقید کے سکے جمے

تعقید کے عقدے کہلے تمجید کے دریا بہے
شخصی مقلد جو کہ تھے عیبتی موحد بنگئے

تشخیص مین رخنے پڑے تدقیق کے پودے بڑہے
تحقیق کی ثمر ہی لگے گلچین بنے کیون دامن بھرے

سنت کے ہر سو گل کھلے بدعت کے ہر سو دل ہلے
خودیت مین ہادم شرک کے خود منع ہین نادم کفر سے

دیکھو ورے دیکھو پرے بندھتے ملائک کے پرے
ہین آج باغ جان ہرے گلچین بنے سب مرد و زن

سبزہ اوگا ہی جا بجا ہے غنچہ سربستہ وا اے حبذا اصلِ علی نورِ جمال کبریا

پردہ دوئی کا جو کہ تھا اب بے محابا اُٹھ گیا خلوت بنی جلوت سرا وحدت بنی کثرت نما

برگ و شجر سے برملا آئی نظر شانِ خدا ہر مرغ گلشن کی صدا طٰہٰ و یٰسین و الضحیٰ

آیا تصور میں مزا صوفی کو یاں تصدیق کا علمِ حصولی جو کہ تھا علم حضوری بن گیا

ہوتی نہیں یہاں برملا صورت ہیولی سے جدا جائے خلا ہی یاں ملا ہیں ایک جسم و جان و تن

گلشن سے ہی غم کا ذہول گلچین کے دامن میں ہیں پھول ہر شاخ آہی ملول سر اڑا تا غم کی وقول

قابل ہیں ہی رنگ قبول شامل میں آہنگ شمول یا بدل ارژنگ فضول سنبل میں ہے جز ذہول

ہر دل سے ہی کلفت جہول بیٹھی ہی بلبل پھول پھول اب ہے خزاں کا غم فضول جاری ہیں یاں رحمت کے سیول

ہی ایک حاصل و حصول ہی ایک اصل اور وصول یاں ان ایک ہے حال و حلول ہی ایک بُعد عرض و طول

یاں ایک ہی فرع و اصول ہی ایک تنزیل و نزول ہی ایک ترسیل و رسول انی اتا ہی جا کے من

ساقی مے مستور دے تلخابہ مشہور دے شورابہ انگور دے صہبائے جام طور دے

جو جسم و جاں میں نور دے وہ نور چشم کور دے سنگ سرِ مغرور دے کر دے خودی جو دور دے

ہم مے سے ہیں مہجور دے محشر کا دل میں شور دے وا دل رنجور دے وہ نرگس مخمور دے

ساقی مے منصور دے مینا مے بھرپور دے وہ حشر تن کی صور دے وہ چشم مستِ حور دے

وہ ساغرِ بلور دے ماہ شبِ دیجور دے وہ کاسۂ فغفور دے جس سے بجھے دل کی جلن

بجنے لگے نوبت کے وہ نغمے ہر کوہ غم چون خس اخف ملتے ہین ہر جا صدف گوہر سے ارزان ہے خذف

او نور انظار سلف او مہر انوار خلف حک سچ ہے حرف ما عرف موفق کا دل بیت الشرف

منکر کا سینہ ہے ہدف ہے غم کے طومار و بکف مشرک کے پر یاس سے ہر بت کے لب پر ہا لہف

آئی گھٹا چارون طرف باندہی رندون نے بھی صف آ ساقی ساغر بکف کر دور مستونکا شغف

ہو درد و رنج و غم تلف ہو سینہ و دل کا کلف دلکی بڑھادی ہو اور تف لا بادۂ آتش فگن

گلشن ہے پھر جنت فضا بلبل ہے پھر وحدت سرا ہر سرو ہے طوبیٰ نما ہر کوہ ہے موسی ربا

ہر سر مین نور انما ہر زلفین ہین عرش الٰہی ہے از ثریا تا ثرے نور یقین جلوہ نما

ہی مدح مدثر پرداز معدوم ساز راعنا ہی نعت مزمل ادا شنید بیتاز الورىٰ

ہی رنگ نعت مصطفے آہنگ مدح مجتبے سنت کا دروازہ کھلا دیر و حرم کا در ہے وا

یہان سبحہ و زنار کا توحید سے رشتہ ملا یک جان دو قالب بنگیا ہر شیخ سے ہر برہمن

ہمدم ہے ہر حسن جہان گلشن ہے ہر دلکش سمان ہر چمن جنت نشان ہر دمن یاقوت کان

ہے ہر سمن کلفت نشان ہے زور پر شوق نہان لیتا ہے دل مین چٹکیان ہین باز ابواب جنان

ہین بادہ جوش پیر و جوان خمیازہ کش تیر و کمان ہر شکین لب لامکان ہے ہر زمین او آسمان

آیا شہ یوحی مکان ہے صیت حی علی الامان جسپر کرین ہو جیان اپنے پرونکا سائبان

حاضر ہون غلمان جنان صف بستہ ہون سب عرشیان وحین بھی آئین بیگمان کہ چاک دامان کفن

حسن ازل دلبر کھلا سرِّ ابد یکسر کھلا رازِ احد اظہر کھلا اسرار کا محضر کھلا

انوار کا دفتر کھلا ابدارِ خشک و تر کھلا الجار بحر و بر کھلا انعامِ حق کا در کھلا

سرِّ یقین کا سر کھلا ہون ہی ہر کافر کھلا بلبل سے گل ہنسکر کھلا عاشق سے ہر دلبر کھلا

گلشن مین گنج زر کھلا گنجینۂ گوہر کھلا اب خاک کا جوہر کھلا دروازۂ خاور کھلا

اندازۂ باور کھلا قفلِ در داور کھلا مرغِ یقین کا پر کھلا دلبر کھلا سرّ و علن

ہے نعتِ احمد جلوہ گر جھکتے ہین جو باایک دگر جن و بشر شمس و قمر برگ و شجر نخل و ثمر

ذکر سکبروحی کا گر گوش صبا مین ہو گذر سامع بنے ہر گوش کر ہے نطق معجز کارگر

جس سے ہون ناطق سر بسر جزر اصم صخر حجر توحید حق کا راہبر شرک خفی کا پردہ در

عارض سے جسکے جلوہ گر برہان الشق القمر ہو دام کاکل سر بسر شرک لعبتان الصور

نرگس ہے یا برق نظر یا آیہ خطف البصر کا لمترہ معجز اثر یا حکم ما زاغ البصر فتان آشوب زمن

قرطاس سے ہے نور نظر خامہ اگلتا ہی گہر تسلیم مین کٹتا ہی سر ہین شرک کی جا مین شرر

بدعت پہ چلتے ہین تبر ہین بدعتی زیر و زبر ہے کسکے مقدم کا اثر گرتا ہی جو کسری کا گھر

دیو لعین غول شر ہین ڈھونڈھتے اپنا مفر زنار کی ٹوٹی کمر بت گر پڑے ایک ایک پر

جاتا رہا شرکت کا شر وا ہو گیا وحدت کا در وہ نور جو تھا مستتر تابان ہوا شام و سحر

آتشکدہ ہین سر بسر ہر گبر کے حق مین سقر واحبذا خیر البشر صلِّ علی شرب وطن

۷ ... [illegible] ... بیان استعارہ ... ۱۲ آشوب زمن کو فتنہ مین ڈالنے والا یعنی فتنہ کو دور کرنے والا ۱۲

نور ہدی سنت ہوئی اوج عُلا سنت ہوئی موج صفا سنت ہوئی فوج خدا سنت ہوئی

آب بقا سنت ہوئی حق کی لقا سنت ہوئی مس کو طلا سنت ہوئی سخت آزما سنت ہوئی

بدعت کی جا سنت ہوئی توحید زا سنت ہوئی عرفان نما سنت ہوئی ایمان فزا سنت ہوئی

دل کی ضیا سنت ہوئی ظلمت ربا سنت ہوئی عرش اعلا سنت ہوئی چرخ ارتقا سنت ہوئی

مہر اجتبا سنت ہوئی بال ہما سنت ہوئی واللہ کیا سنت ہوئی کیون خوش نہون اہل سنن

بلبل کے دیکھو چہچہے صلصل کے دیکھو قہقہے سنت کے نقارے بجے وحدت کے دروازے کھلے

بدعات کے محضر پھٹے آفات کے لشکر ہٹے انعام حق گھر گھر بٹے مومن بڑہے کافر گھٹے

بنگا کے بت کے سر کٹے عشرت کے ہرسو جمگھٹے غم کے مٹے سب کھٹکھٹے رندان حدیث ہین ڈٹے

پھل ملگئے تسبیح کے ہرسبحہ کے دانے اُگے ارمان مُوحّد کے ملے سامان مقلد کے مٹے

ایمان کے جوہر کھلے عرفان کے در وا ہوے اسلام کی جھنڈے گڑے اندھے ہین مُنغ داورن وثن

فصل بہاری ہے عروس کا دُوس ہے تاج خروس جنت ہے گل کی پابوس تابان ہین عرفانکی شموس

بجنے لگے سنت کے کوس توحید مے دل ہین کئوس زاہد کے ہی دلمین مسوس معدوم ہے زہد عبوس

موہوم ہی رنج و فسوس ہین آتش غم مین مجوس ہے غلغلہ تا روم و روس ہے شور تا خوارزم و طوس

جھکتے ہین سجدیمین رؤس دیکھو شہ گل کا جلوس ہے ہر جبل ہم طبع سوس جلتے ہین بدعت پر فسوس

قطع چمن بنگین ہوئی لا بدل فرش دروس لالہ بنا ہر سندروس کیون یاس مین ہو یاسمن

ہے دہوم شیخ وشاب مین اور گنبد دولاب مین شام وعرب سقلاب مین اعجام مین اعراب مین

ہین رنج وغم گرداب مین عکس سمن ہے آب مین پاہی ضیا مہتاب مین زحمت ہی پیچ وتاب مین

کلفت ہی سد باب مین چونکی زلیخا خواب مین یوسف گرے محراب مین شکرانۂ آداب مین

ہے معرفت سلاب مین کیون شک ہو مے کے باب مین کوثر ملے ہر آب مین باقی کہان شراب مین

بت گر پڑے میزاب مین لرزہ ہی ہر مضراب مین ہر رہ ہی اک زہراب مین خاموش ہی تن تن تنن

گلزار ہر کاشانہ ہی ہر بزم عشرت خانہ ہی ہر شمع اک پروانہ ہے کیا جلوۂ جانانہ ہے

دل جسکا اک پیمانہ ہی جان جسکا اک نذرانہ ہی ہر شیخ و مغ دیوانہ ہی دیوانہ ہر فرزانہ ہے

ہر محتسب ندانہ ہی پیمان شکن پیمانہ ہی آباد ہر ویرانہ ہی زہاد اندنون بیگانہ ہے

تسبیح کا جو دانہ ہے کیف دل میخانہ ہے فصل چمن افسانہ ہی رشح قلم دُردانہ ہے

گل جھومتا مستانہ ہی بلبل بھی ہذیانہ ہے باد بہاری شانہ ہی سنبل ہی جعد پر شکن

آیا ہی وہ قدسی نہاد جسپر ہی حق کا اعتماد جسکی صفت ہی نون و صاد جس سے ہی دین کا استناد

محکم ہو سکوات العماد لرزان ہی قصر کیقباد ہنگامۂ مہر و وداد ہے جلوہ آرائے مراد

مسدود ہی راہ فساد مفقود ہے کفر و عناد موجود ہی ہر عدل و داد مردود ہی ہر ارتداد

صلصل سے ہی شمشاد شاد ہر گل سے ہی آباد باد ہی قصر غم برباد و فنا آتا نہیں مجھ سے یاد

ہر سو ہی شور انقیاد ہی دل کو دین سے اتحاد گردون پہ ہر قدسی نژاد محو رخ حسن الحسن

ہر گلستان رنگین لباس ہر غنچہ صرف التماس رنگ حیا کا سبکو پاس ہے روح پرور گل کی باس

محکم نمو کا ہی اساس گلشن ہی گردونسی مماس زرین بنا رو مینہ طاس دل سے مٹا اندوہ و یاس

لرزان ہی روح بو فراس خود دست آذر مین ہی فاس ہر شے ہی سرگرم سپاس ہے ساقی کوثر کی آس

ای زاہد زہد التماس ہوتا ہی کیون نا حق شناس ہے امر رب دور از قیاس مت کر تو منع دور کاس

عرفان اگا ہی آس پاس سر ریغ و ثمر ہین بے ہراس فارغ ز دست جور داس ہے سو آذر نار ون

آیا ہی سلطان امم ہی جوش زن بحر کرم ہے گردن افلاک خم پھولا ہی گلزار قدم

ثابت ہی امکان کا عدم گلشن ہی با صحن ارم اضداد ہین آپس مین ضم ملتے ہین جذر و عد بہم

جاتا رہا شرکت کا غم ہین متحد دیر و حرم ہی الصمد جاے صنم ہوگا سر قارون قرم

ہر خاک اگلتی ہی درم ہر برگ گل ہی جام جم کیون مین پینے کا ہو غم ہی زور پر رحمت کا یم

دی جام ساقی دمبدم کر دور فکر بیش و کم اب سکو عصیان کا الم ہی لطف حق پر تو فگن

آیا وہ بیمثل و عدیل وہ سایۂ رب جلیل وہ رحمت حق کی دلیل آئینہ حسن جمیل

رنگ گلستان خلیل امت کی بخشش کا کفیل جسکا بنا ہی قال و قیل ادنی سا خادم جبرئیل

آیا وہ کوثر کی سبیل جس سے ہے سرگرم رحیل ہر بدعت و شرک رذیل ہی جسکے ہاتھ منکر ذلیل

غارت کن اصحاب فیل ہر دیدۂ شرکین نیل اسلام کا نزل عجیل فتاح من فئۃ قلیل

دار وی درد ہر علیل عرفان حق کا رود نیل فیض احد کا سلسبیل از شرق تا غرب و دکن

رشک جنان گلزار ہی خوش عندلیب زار ہی کھوے ہوئے منقار ہی حسرت کیے دل مین خار ہے

زاہد پہ زہد اک بار ہی تھامے ہوئے دستار ہی توحید دریا بار ہے مومن کا بیڑا پار ہے

خود مُنعَ کو بت سے عار ہی مے جام سی بیزار ہی رہن یقین اقرار ہی دفن زمین انکار ہے

ہر سو طرب گلکار ہی ہر رنج و غم فی النار ہے عیش و طرب طیار ہی دور آز کا آزار ہے

وا عیش کا بازار ہے صحن چمن تا تار ہی سر سبز ہر کہسار ہے نکھرا چمن پھولا ہی بن

صحن چمن گلگون ہوا حُسنِ سمن افزون ہوا کس گل پہ گل مجنون ہوا جا مے سی بیرون ہوا

جو نعت مین مضمون ہوا حاسد پہ اک افسون ہوا ہر شعر وہ موزون ہوا جسپر فدا ہر دون ہوا

ہر اہل دل مفتون ہوا ہر میکدہ پرخون ہوا ہر بُتکدہ مدفون ہوا عشرت سے پر گردون ہوا

جو قطرہ تھا جیحون ہوا جو ذرہ تھا سیحون ہوا سیراب دل محزون ہوا اشاد ہر دل ہامون ہوا

فضل حق بیچون ہوا لطف خدا مقرون ہوا کل کن مکان ممنون ہوا آیا حبیب ذو المنن

وہ نعت اب مرقوم ہو ہر سمت جسکی دہوم ہو وہ سخن منظوم ہو جسمین گہر مکتوم ہو

عرفان حق مفہوم ہو تحسین کا غل تا روم ہو ہر پست فطرت شوم ہو ہر مدعی مذموم ہو

ایک ایک حاسد بوم ہو دور اونکا سب مزعوم ہو جانِ عدو مغموم ہو اس فیض سے محروم ہو

دشمن کا ظن موہوم ہو ایک ایک شک معدوم ہو فیض ابد مقسوم ہو طرز سخن معلوم ہو

ہر سنگ دل چون موم ہو منکر ہر اک مجذوم ہو مر تد سے وہ موسوم ہو مٹ جائین سب اہل سخن

وہ جھومتی آئی نسیم ہی جسمین جنت کی شمیم ہین بند ابواب جحیم ہین کند انیاب رجیم

حرف غلط ہی خوف و بیم پھیرتا ہی خوش خوش ہر اثیم نازان شفا پر ہر سقیم دل ہی حرم عرفان حریم

آتا ہے باناز و نعیم وہ حوض کوثر کا قسیم وہ صاحب خلق عظیم وہ بحر زخار کریم

وہ گلشن حسن قدیم وہ تجبرت در یتیم وہ مخزن راز کلیم وہ رحم مخصوص رحیم

وہ لوح وحدت کا فہیم مہ کو کیا جسنے دو نیم جسکی صفت ہی حاو میم مداح جسکا ہر د ہن

ہی مدحت محبوب رب سب منگیا ہیچ و تعب حاضر ملک ہون باادب سبوح گویان ہیں سب

ہی مدحت طور طرب جس سے ہے ظلمت محتجب جو ہی ازل سے منتخب جو نور سے ہی منتسب

ہے مدحت قدسی رکب ایمان عبا عرفان قصب جسکا عصیان کا مطلب نار سقر جسکا غضب

ہی مدحت امی لقب ہی مدحت عالی نسب ہی مدحت والا حسب ہے مدحت ایمان سبب

ہے مدحت ایقان طلب ہی مدحت انعام رب ہی مدحت شاہ عرب مہر عجم ماہ یمن

اب صبر نے توڑی ہی دام ہین بند کب سے تشنہ کام دی ساقیا ہی بھر کی جام جس سے معطر ہو مشام

دی آفتاب او رماہ تام وہ ہمی ندے جو ہی حرام جسمین ہی قاضی کو کلام جسکو نجس سمجھین عوام

وہ ہی کہ جو روز قیام کوثر سے دی خیر الانام وہ سارے نبیوں کا امام وہ شافع ہر خاص و عام

وہ دافع شرک و ظلام قرب اسکا دی گر اذن عام ایسا جسم تعالی نظام بے بعد ہو قایم مدام

قوسین ہی جسکا مقام ہی جسکی کن مین دو ہو صمصام خود جسپہ حق بھیجی سلام دین خدا جسکا چلن

آیا وہ معجز آفرین وہ مظہر اسلام دین کونین کا مسند نشین دارین کا مہر مبین

وہ صفۂ عرش برین وہ قبۂ کاخ یقین امید ہر اندوہگین وہ غم ربائے ہر غمین

وہ راحت جان حزین مصباح نور ہر جبین رنگ بہار باغ عین قسام شیر و انگبین

آیا ہی وہ ماہ زمین آیا ہی وہ شاہ گزین جو ہر نمائے ماء و طین خاتم رسالت کا نگین

وہ شرع کا حصن حصین اسلام کا برج متین وہ گوہر درج ثمین دین خدا کا موتمن

تھا چرخ زن چرخ برین پرتو فگن ماہ مبین پیراستہ خلد برین آراستہ اک اک حسین

غلمان تھی سب فرش زمین شہ کے قدم لین تا کہین تا ہون فدا شاہ دین او خاک پر گھسین جبین

حاصل ہوتا نور یقین روشن زمان تھا تا زمین شادان کہین تھا تا کہین ہو کر ادب سے ہمقرین

جب آئے جبریل امین از حکم رب العالمین با صد شکوہ زیب و زین بولے کہ ختم المرسلین

حاضر ہی یہ پردار عین یون بیٹھئے بالائی زین ہو جیسے خاتم مین نگین پس وہ براق برق فن

پیک نظر ہو کر چلا ہمپایۂ صرصر چلا فر فر نمط فر فر چلا جو شتر سے بھی خوشتر چلا

وہ نور کا پیکر چلا وہ حسن کا زیور چلا رفعت کا وہ محضر چلا دل لیکے یا دلبر چلا

وہ پشت گردون پر چلا زینت پہ یا گوہر چلا اعجاز معجز گر چلا یا موجزن کوثر چلا

جب شاہ کو لیکر چلا با جملہ کر و فر چلا چون مہر انور خاور چلا چون گنبد بے در چلا

چون قلزم اخضر چلا مثل مہ انور چلا چون سکۂ داور چلا وہ دشت اقصی کا ہرن

جاتا تھا چون سرو چمان چلتا تھا چون نور عیان تابندہ چون صبح و مان تا زندہ چون برق طپان

نازندہ مثل دلبران حاضر نظر آیا جہان گویا کہ غائب تھا وہان چون گردش چرخ و زمان

چون دور امکان جہان بے شش جہت تھا وہ جہان گذرا زحد آسمان مثل دعاء عارفان

تھے راست و چپ عرشیان اور پیش و پس تھے فرشیان اور تھے جلو مین خاصگان تھے اسطرف سے سو روان

اور اسطرف عیسے دوان پھر آپ تھے اور لامکان وہان نام امکان تھا کہان نے طرف من نے طرف عن

شاباش ہے کلک رسا کیا نعت ہے صل علی کیا مدح ہے ای حبذا کیا رنگ ہے ای واہ وا

کیا ڈہنگ ہے ای مرحبا خود فکر ندرت آشنا محو تماشا بنگیا ہر شعر پر دل ہے فدا

ہر بند ہے توحید زا ہر سطر ہے دل کی ضیا یا موجزن آب بقا اے ناصر معجز نما

ہے فیض نعت مصطفے خامہ سے جو دریا بہا ایک ایک شعر بے بہا کان جواہر بنگیا

روح شہید بے نوا بولی لحد مین بر ملا وہ نظم شوکت نے لکھا نازان ہے جسپر خود سخن

تمام شد

تنبیہ

موج کوثر کا حق تصنیف جناب مولنا مولوی حمید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ مطلع العلوم میرٹھ کے نام ہبہ کر دیا گیا ہے کوئی صاحب بدون اجازت مولنا ممدوح قصد طبع نہ فرمائیں اور قانونی دار وگیر سے بچیں۔

العبد
ناصر الاسلام محمد شفیع۔ ناصر

اخبار شحنۂ ہند میرٹھ

ایشیائی نظم و نثر کا استاد۔ دیسی انشا پردازی کا ریفارمر۔ ملکی اور اخلاقی معاملات کا جبرئیل۔ فصیح و بلیغ مضمون نگاری کا دریا۔ توحید و سنت کا شائع کرنے والا۔ شرک و بدعت کا مٹانیوالا۔ قیمت عام ہے سالانہ معہ محصول ڈاک۔

العبد
احمد حسن شوکت اڈیٹر و مالک شحنۂ ہند میرٹھ